رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD. NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

جوب قیصرانی جاڑا مر جاتی ہے خزاں کبھی جاتی ... جاتی روغنی جاتی ہے ...

[illegible]

روغن لقمانی [illegible]

[illegible]

طلاء عجیب [illegible]

[illegible]

شفائی گولیاں [illegible]

[illegible]

دواخانہ عظمت اللہ ... لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک [illegible]

[illegible]

روغن لذت [illegible]

[illegible]

جوب ممسک [illegible]

[illegible]

معین الشفاء ... بال لکھنؤ

گھوڑ چڑھی

[illegible]

اکسیر جریان [illegible]

[illegible]

طلائے نادر [illegible]

[illegible]

... جنرل پی ... لکھنؤ

سفوف مراد

[illegible]

طلائے مسیحا [illegible]

[illegible]

جوب ... [illegible]

روغن ... [illegible]

جوب ... طلا [illegible]

اکسیر ... [illegible]

حقنہ ... [illegible]

سفوف مراد ... فی شیشی ...

تاجر مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

خواہش تھی یہاں صحت کی تلاش ہے۔ خدا کرے جیسی بیوقت اور شفقتی اور دوائیں نصیب ہوئی ویسی صحت مجھے نہ ملے۔

کچھ دن اور انتظار کیجئے۔ عنقریب مزید حالات روانہ کرونگا۔ غالباً ہفتہ عشرہ میں اپنے جائے قیام پر پہونچ جاؤنگا۔

راقم ہرج۔ کاظمی مذاق قنوجی از دہلی

عمل ردسحر

جادو اور سحر کا اعتقاد جن لوگوں کو ہے وہ کہتے ہیں کہ سمندر میں کارگر نہیں ہوتا۔ اگر کوئی مسحور سمندر پار جائے تو سحر کا سایہ فوراً اتر جاتا ہے۔ آج ہمیں جانب کو اسکا تجربہ ہو گیا۔

واقفان اسرار طلسم محبت و عارفان رموز شعبدہ الفت۔ عقدہ کشایان نوک ہائے مژگان۔ و گرہ شکنان زنجیر ہائے گیسو۔ جادو طرازان نیرنگ چشم فرنگ و عاملان تسخیر اضداد روم و زنگ۔ نیرنگ عشق تیرہ کا نور در کرشمہ رقابت نزدیک و حد دوئی اور اس طرح دکھاتے ہیں کہ ایک ہندوستانی ریاست کا رہنے والا مستقل شامت زدہ جس نے شاید کبھی آئینے میں اپنی شکل دیکھی نہ تھی تیرگی رنگ کا خیال کئے بغیر کسی لندنی شمع کا پروانہ بن گیا۔

دو ہی باتیں ہیں یا تو محبوب مطلوب پر محبت کا منتر چل گیا یا جمال و کمال ہم نشین نے طالب کے ظاہری نقش و نگار پر ایسا جادو پھیرا کہ آبنوسیت چھپ گئی اور مشک اذفر قلمی شورا دکھائی دینے لگا۔ بہر حال جب تک لندن میں قیام رہا کنول کا پھول بھونرے کے دم کے ساتھ ساتھ رہا۔ غنچہ فلک تیز رو پرداز نے سنگ مہاجرت جب کا عاشق وطن کی طرف پلٹا اور اپنی ہمرنگ جگر کی سیاہ زمین کو [illegible] میم صاحب نے خط لکھا کہ زاد راہ بھیجو تو میں آؤں۔ یہاں آنے کی کمائی ہوئی دولت وافر تھی فوراً تعمیل ہوئی [illegible]

جہاز پر سوار ہوکے ہند کے لنگر کو دیکھ پہونچی ہی تھیں کہ جادو اتر گیا۔ عشق کا بھوت دُم کی لنگوٹی کرکے جاتا ہوا نظر آیا۔ کالے کالے جاشر طلاح مزدور جو بندرگاہ پر دکھائی دیے تو گھن آئی اور میم صاحب اولٹے پیروں جہاں سے آئی تھیں وہیں چل دیں۔

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
حیف ہے اون سے ملاقات نہ ہونے پائی

ہم کہتے ہیں کہ واقعہ بخیر گزشت۔ کیا معنی کہ چند ماہ کا ذکر ہے ایک حکیم صاحب کے یہاں شام کے وقت ایک صاحب گاڑی پر آئے اور کہنے لگے۔ جناب حکیم صاحب قبلہ میں ہزہائینس مہاراجہ آف فلاں نگر کا بھیجا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مہاراجہ صاحب کی منظور نظر بیچارہ جان کا مزاج تو لا ماشہ ہو رہا ہے۔ چونکہ بی بی صاحبہ جان یہیں کی رہنے والی ہیں اور آپ کی بڑی معتقد ہیں لہذا مہاراجہ صاحب نے مجھے بستر اور ضروری سامان بھی لینے نہ دیا اور یہاں روانہ کر دیا۔ شب بخیر حضور فوراً میرے ہمراہ چلیں تین سو روپیہ روزانہ حق زحمت پیشکش کیا جائیگا۔ میرا بھائی حکیم صاحب کو دو دو روپیہ روز تو گر داکٹر اور نسخہ اکسیر تھا سنتے ہی رشتہ خطلی ہو گئے۔ قالین لاؤ دری لاؤ لالٹین لاؤ چاندی کے خاصدان میں پان لاؤ۔ اوگالدان رکھو آفتابہ لاؤ۔ کہاں لالاؤ۔ ناشتہ کیلئے ٹفن بکس میں انڈے پراٹھے دودھ کا قورمہ رکھو۔ مہمان کے واسطے اوڑھنے بچھونے کا سامان کرو۔ دیکھو ہماری شالی رزائی اندر سے مانگ دو۔

سب سامان سفر لیس ہو گیا۔ مہمان نے کہا حکیم صاحب آپ کے مطب کا ایک ہی کمرہ ہے بندہ کو جلد جلد پیشاب آنے کی بیماری ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کچھ مضائقہ نہیں آپ سڑک پر بار بار استنجا فرمائیے۔ تکلف کی ضرورت نہیں۔ کھانے سے فراغت ہوئی حکیم صاحب ناکے میں گئے مہمان عزیز نے خدمتگار کے سو جانے کا انتظار کیا جب دن بھر کے تھکے ماندے بدھو لوگ کا خراٹا بلند ہوا تو مہمان صاحب اور تھے نسخہ لکھنے کے پرزے چند سطریں اس مضمون کی لکھیں کہ جناب والا [illegible] بہت فریب دیا [illegible]

میں رہنا دو بھر کر دیا۔ اثاث البیت ساجن قرق کروائے گیا۔ ترک وطن کے ارادے سے باہر نکلا چونکہ پاس پھوٹی کوڑی نہ تھی بستر لوٹا دور توشے دیگر ہے لہذا یہیں بہانہ آج شب کو حضور کے دولتخانہ پر فرد کش ہوا کہ فلاں مہاراجہ کا ایلچی ہوں خدا حضور کی حماقت کو سلامت رکھے شکریہ قبول فرمائیے۔ شال کی رزائی اور چاندی کا خاصدان یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ بہت دور تک ساتھ پہونچ سکتا ہوں۔ لوٹا لالٹین۔ بستر۔ توشہ دان دری چاندنی قالین یہ چیزیں جہاں قیام کرونگا وہاں کام آئینگی اور جب تک قبضے میں رہینگی حضور کی جان و مال کو دعا دیتا رہونگا۔ خانہ آباد حماقت زیادہ۔ راقم بندہ تارک وطن۔

ٹکاس کی سڑک پر کرایہ کی خالی گاڑی ملنی ہر وقت آسان ہے۔ پیشاب کے بہانے مہمان صاحب باہر نکلے گاڑی لائے اسباب لادا۔ اور ہو نہ پتا یہ جا وہ جا تمام یہ چل وہ چل۔

خدانخواستہ اگر میم صاحب بھی اسی طرح ان رئیس زادے صاحب کے گھر تشریف لاکے قرق کرے جاتیں تو اور مزا ہوتا۔ اونھیں ہندوستان آنے کی ضرورت تھی اسی بہانے کرایہ منگا لیا اور پیچھے دور کرو... لکھا ہے ری ہو کہتی واپس ہوں۔

قوم و ملت کے صحیح جذبات

انہی جذبات میں چند خبریں دلچسپ تھا نے سہ روزہ مشہور اخبار الخلیل میں ملاحظہ فرمائیے جو ہر مہینہ متعدد انعام تقسیم کرتا ہے اور [illegible] انعام میں شرکت کی دعوت دیتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

کردوٹی کا قتل [illegible]

قانون [illegible] صوبہ آگرہ [illegible]

قیمت [illegible]

دفتر اخبار الخلیل بجنور یوپی سے طلب کیجئے

اگر نئے بگڑے رئیس زادے صاحب کے خانہ دماغ مین نئی سی عقل کی فاختہ بھی ہے تو اسے غنیمت خیال فرمائین اور دوبارہ کسی نئی آفت مین نہ پھنسین۔ ابھی ہمنے ایک بیرسٹر صاحب کی ٹنڈی ڈگری کو ہوا مین کٹے کنکوے کی طرح مُڈھے کے بل جھونک کھاتے دیکھا ہے۔ میم صاحب صرف نارفونگ گھر مین بطور کسرہ علامت خدمت پائے معروف چھوڑ گئی ہین علاقہ بک گیا۔ صاحبیت رہ گئی اگرچہ صاحب کا پتا بارہ کوس نہین۔ اب بیرسٹر صاحب پھٹی پتلون مین ہنٹے فر فر سے بھرے ہوے جھانکتے پھرتے ہین

راقم زمانہ شناس

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

چو خواہی کہ کامل شوی در تعشق
تبرس از تعلق تبرس از تعلق

نامہ تھانے آنجہانی بنام والسرائے این جہانی
(نمبر ۲ بسلسلہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

دوست ارون! اگر تنے بالا باختر گو چلپ باختر مسلی نامہ اور پنچ نامہ تو پنچ نامہ اصل نامہ اور طلسم ہوش ربا کی جلدین دیکھی ہین تو یقیناً تمہین معلوم ہوگا کہ سلاطین کے مقابلے مین ایجناب کو برابر ہزیمت ہوئی۔ پہلی ہی شکست ہرنہ علی تقدیر اگر دے جاچکی سب کی خدائی سے بدگمان ہو گیا اور وہی لوگ جو انجناب کی خدائی پر رتوں کے ساتھ ایمان رکھتے تھے بجانے جو بیا کرنے لگے کہ یہ کیسا خدا ہے جس کا اپنے بندون سے بس نہ چلا۔ جواب اس کا مشکل تھا مگر بختیار کے وزیر خاص ستہ بات رکھ لی بیٹھے اوستے جواب دیا کہ خداوند سو رہے تھے۔ خداوند کی تقدیر مین بھی سوری تھین۔ سوتے ہی مین مسلمانوں کو پیدا کیا اور سوتے ہی مین وعدہ کر لیا کہ یہ خواہی بندے خداوند کو ناکون چنے چبوا دینگے یہ ہمیشہ خداوند پر غالب رہینگے۔ خداوندان کی جوتیان کھائینگے۔ عمرو عیار اپنے جیتاب سے خداوندی کی دریی موتیگا۔

خوشامد کا جادو قابل لحاظ ہے کہ ایک طرف تو ایجناب کو ہزیمت ہونے کے بعد بھی اپنے دعوی باطل پر تجسس نہ ہوا دوسری طرف کور باطن خوشامدی بندے اس مہمل جواب ہی کو دلیل قاطع سمجھے۔ اور کی جبین نیاز کی چھٹکی مین سجدے یون پھڑکنے تڑپنے لگے جیسے صدقے کے جانور پھڑکتے ہین۔ ایجناب نے بس یہی ہوسکا کہ مسلمانون سے لڑواتے فوراً تیل واش بنا قبول کر لیا۔ مسلمانون کی شوم دستی نے اوسے راہ ہموار دکھائی۔

تجربہ پر تجربہ ہوا اگرچہ یہان سرسے خدائی کا سودا گیا نہ بندون کے سر سے عقیقی کو در بگوڑے تھے خداوندی عبادت واطاعت کا بھوت اترا۔ اب تم اون مطالب پر غور کرو جو کسی خوشامد طورسے تمہارے نہ رکھے مطالب تعلق۔ (الفاظ پنچ)

(۱) گزشتہ عالمگیر جنگ مین ہندوستانیون نے برطانیہ کی خدمت کی نرم دل برطانیہ اس خدمت کا شکریہ ادا کرنے کے لیے بے چین تھی چنانچہ اوستے ایک اعلان کے ذریعہ سے اشکر کا شکریہ ادا کیا۔ یہ اعلان بے وقت تو تھا ہے بچاس برس پہلے ہوتا تو بہت اچھے نتائج پیدا ہوتے۔ اس جلد بازی کا نتیجہ یہ ہوا کہ آلون کرنے والے بچے کو شادی کی فکر نے آدبوچا۔ آپ جانتے ہین کہ بچہ ماں کی گود سے ہمک کے جورو کے آغوش مین دفعتہ پہونچ جانے اور اس مین جو امردون کے مثل خواص کیونکر پیدا ہوسکتے ہین۔ کہان "آلون" اور کہان "ڈارلنگ"! جوانی کے یون بھٹ پڑنے کا نتیجہ انقلاب ہے۔ بوکھلاہٹ اور انتظام مین ہیر ہے۔ پہلے جو نادانی تکا ہی نظر آتی تھی اب چھوٹے بچوں کے بھی باتوں کے تھے وہی خوب تھے۔ اچھا بھلا ہوا تھا قصد بن ہوا لی اپنی تھین بگڑنے مین تمہارا ہاتھ ہے گی تو اسی جو بھی کھلونے مین زری سا شہر ہو گا ہاتھ سے نکل گئی۔ اب بگی کے داخل دفعتہ نانگ چاند کے صاحب اوستے بات کی تو کیون آپسے باہر ہون سر فرید کی وانت سے خوب بات کی کہ گروہ جیسے بندہ بہت جلد ہی بیسویں صدی کا رنگ پہنے تیار

کر لیا۔ ہائے کیا بات ہے پرانے زمانے اور اگلے انتظام کی۔ کیا اچھا زمانہ تھا کیا خوب انتظام تھا۔ بیلا گرد اون کی پہ مثل زیادتی اگرچہ خود غرضی سے بے جا فائق ہے مگر خطرے سے خالی نہین۔ اگر نبض کی دم مین دعا کا باندھ کے کوئی شخص جنبش دے تو یقیناً ایسی غیر طبعی حرکت مریض کو گور کے کنارے پہونچا دیگی۔

دوست ارون! اگر تمہارے دماغ مین خوشامد کے بخارات بھرے ہوے نہین ہین تو یقیناً یہ مطالب تمہین کئی وجوہ سے مہمل معلوم ہونگے۔

(۱) یہ کہ صلہ خدمت دنیا بھر کیواسطے ضروری ہو تو ہو ہندوستانیوں کیلئے بہ زبان ضروری نہین۔ (۲) شکستہ کا نہ سمجھتے این نہ بوجھتے ہین بے موقع اعلان کر دیتے ہین۔ (۳) جو صلہ دیا گیا اصلاحات اوہ ہندوستانیون کے حوصلے کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے (۴) ہندوستانیون کا طرف بالکل دیوالی کی کھیا ہے (۵) صلہ قبل از وقت دیا گیا۔ (۶) اس پڑے والے نے ہندوستانیون کے جیٹ مین ہیج کے بدمضمی پیدا کی اور حسن انتظام کی بے مثل تعلی بیتی ہی کی کار کردی (۷) پارلیمنٹ کے تمام ارکان جنھون نے اصلاحی اسکیم پاس کی ہے سے جانگلو ہین۔ اگر ان بزرگوں کی کینہ حش سے مشورے کے مبادرت کرتے تو حماقت کا الزام بھی عائد ہوتا۔ (۸) اس بے موقع غیر طبعی حماقت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انتظام کی نبض تیر چلتے چلتے رک جائیگی اور ہندوستانی

منصور

ہندوستان کے ماہی رشد میں پر آب وتاب ہوا ہے جسے ہر تاریکی مین راہ دوست کی روشنی ہو وہ اسکی روشنی مین دیکھے۔
منصور ہمہ جام ہان اپنے دنیا کے جہر کرے گئے عرب رئیس ماہ وار پر نکل ہرایک رنگ سے دانشمند کی براہین کے ذریعہ سے بہت صحیح... [illegible]
منصور کے خریدار قصبہ مین یا بازار مین منصور کی ضرورت ہو منصور کے ایجنٹ کا جواب دین۔
المشتہر منیجر منصور... لکھنؤ



چین: آؤ کھلاڑی گڑی کھیلیں۔

جان بل: ابے ریچھ ہٹ اُدھر۔ نہیں تو پکارتا ہوں ماموں سام کو۔

ماموں سام (امریکہ): وڈرو ولسن کا زمانہ گیا۔ کھیلنا ہو تو یونہی کھیلو۔ وہ اوپر تم نیچے۔

ہندوستان میں سب سے قدیم و دیانتدار کارخانہ حافظ مسیتا محمد رحیم تاجر گوٹہ ورکہ مسجد ٹیلا باغ لکھنؤ

مریض مَن ہو جائیگا۔

خلاصہ یہ کہ صلہ پانے والے بھی احمق صلہ دینے والے بھی گاؤدی، صلہ بھی طبیعت کے ناموافق بقول اہل تقیہ سے

سب گھر پاگل سب گھر پاگل سب گھر دیوانہ
سب مین خوشامدی بنارسی دانا

اگر آپ خوشامدی ذی عقل ہین .... تو نتیجہ اس تمام نکتہ چینی کا یہی نکلتا ہے کہ میان اردن تم اور تمھاری گورنمنٹ دو نو احمق فیاض ہین۔ اور ہندوستانی پرلے سرے کے نالائق ہین "ہر چہ دادہ باز بگیر" اور اگر صاحب عقل سعادت نہیں تو پھر کچھ نتیجہ نکالنے کی ضرورت نہیں صرف ایک ذی ہوش وائسرائے پر غیر ذودی ...... سے تخاطب کا الزام قائم ہوتا ہے۔ اور ایسی حالت مین اینجانب وہی مشورہ دینگے جو ایک بڑے حکیم کے طرز عمل نے سوجھایا ہے۔

نقل ہے کہ بوعلی سینا حکیم نے اپنے مطب مین ایک مراقی سے دیر تک بات چیت کی لیکن خود ہی متنبہ ہوا اور فصاد بلوا کے مفت خدام کی فصد کھلوائی۔ لوگون نے سبب دریافت کیا تو جواب دیا کہ ایک مراقی سے دیر تک گفتگو کرنا بھی دلیل فساد دماغ ہے۔ لہذا تنقیہ کر دیا گیا۔ ایک حکیم نے مراقی کی باتین سُن کے خون بہایا مگر ایک بادشاہ (خلیفہ ہارون رشید عباسی) نے دیوانے بہلول (بہلول دانا) کی باتین سُن کے آنسو بہائے۔

کہتے ہین کہ جب خلیفہ ہارون رشید نے بخیل و حشم کو نہ کا سفر کیا تو بہلول نے آواز دی "او ہارون او ہارون" خلیفہ نے پوچھا یہ کون گستاخ ہے اللہ اللہ یہ جرأت! لوگون نے کہا بہلول پکارتا ہے۔ خلیفہ نے پردہ اوٹھایا۔ بہلول نے کہا کہ آج تمھاری سواری کی شان رسول اللہ کی سواری کی شان سے بہت بڑھ گئی ہے۔ اونکے ساتھ نہ راہگیرون کو راہ سے ہٹانے اور کوڑے لگانے والے ہوتے تھے نہ ہٹو بچو کی صدا بلند کرنے والے نقیب۔ اے میان ہارون کیا ہوتا جو تم تکبر کی جگہ اپنے سفر مین تواضع اختیار کرتے۔ خلیفہ یہ نصیحت سُن کے رونے لگا اور

کہا پھر اور؟ بہلول نے کہا جسے خدا نے مال جمال اور حکم عنایت کیا ہے اگر وہ اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کیا جمال کے ساتھ عفت اختیار کی حکومت مین عدالت ملحوظ رکھی تو اوسکا نام دفتر خدائی مین نیک کردارون کے ساتھ لکھا جائیگا۔ بادشاہ نے تحسین کے بعد انعام کا حکم دیا۔ بہلول نے فرمایا حضرت اپنا انعام ترک کیجئے یہ اونھین کو واپس دیجئے جنسے آپ نے چھینا ہے۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ بہلول کی خوراک مقرر کر دیجائے تو بہلول نے آسمان کی طرف نظر اوٹھا کے کہا یہ تو اور مین دونون خدا کے عیال (بندے) ہین محال ہے کہ وہ تجھے تو یاد رکھے اور مجھے بھول جائے"

دوست اردن اینجانب نے تمھین نہ خون بہاتے دیکھا نہ آنسو بہاتے سُنے تر ترانی دعوت اور جام صحت کا جواب خالی خولی انعام و تقسیم واقعات پر ٹال دیا بس یہین سے اینجانب کا دل دھڑکا کہین آپ پر خوشامد کا منتر تو نہین چل گیا۔ تمھارا یہ کہنا کہ اصلاحی قانون پارلیمنٹ اور حکومت ہند نے بہت سوچ سمجھ کے بنایا ہے صحیح ہے مگر کانگریس اور دوسری پولیٹکل جماعتین کہتی ہین کہ اس قانون کا دوسرا نام "تسویہ راہ خود غرضی" ہے دیگر ہیچ۔ اس لحاظ سے "سوچ سمجھ" کا تعلق جسقدر ہے وہ برطانوی اغراض سے ہے۔ بس کچھ دنون پیٹ گرنے کا جو نتیجہ ہوتا ہے وہی ہندوستان نے اس سوچے سمجھے قانون سے اوٹھایا اغراض نکل جانے کے بعد تمھارے منہ سے یہ کیونکر نکلا کہ "نتیجہ خالی از مایوسی نہین ہے" مایوسی ہو گی تو ہندوستان اور ہندوستانیون کے لیے جہان ایسے ایسے خوشامدی سیکڑون موجود ہین۔ خدانخواستہ تمھاری حکومت اور برطانی پارلیمنٹ کیون مایوس ہونے لگی۔ اونکے دشمن مایوس ہون تمنے ایک خوشامدی کا دل آتنی بات کہہ کے رکھ لیا۔ کہ نظر ثانی مین بنیاد اصلاحات کی مضبوطی یا نازکی آزمائی جائیگی۔

ایک خوشامدی تو اس پر پھول جائیگا مگر عام رعایا کے دل پر کیا گذر رہی ہے اسکی تمھین تمنے پیٹ بھر کے خوشامد کا جواب خوشامد سے دیا ہے خلاصہ انتظام ریاست کی تحسین بالشت بھر کی تو ریاست ہے وہ بھی انگریزی طرز حکومت کی لت رندون مین آگئی ہے۔ ایسے ایسے تعلقے تو صوبہ اودھ مین بہت سے ہین اور اونکا انتظام بھی ایسا ہی ہے۔ یا مثلاً ہفتاد سالہ پیر خوش مکی کی تنومندی و بقائے صحت پر مبارکباد جیسے قوت اور روغنی خور اک مین ایک حبہ بھی اوسکے کدرمین کا داخل نہین ہے۔ پھر شیرون کے شکار کی قصیدہ خوانی کہ آپ بڑے خوش قسمت ہین جو اس عمر مین شیر شکار ہین۔ نری خوشامد ہے۔ اگر تم قراولون کی طرح اینجانب کی مچان کے قریب دس شیر روز گھیر کے لے آؤ تو اینجانب نہایت وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ ہرگز اپنے تخت خدائی کے نیچے گھس نہ رہینگے بلکہ دو سو گز کے فاصلے سے گولیان مارینگے کیا مجال جو شیر اوتانا چت نہ ہو جائین۔

اینجانب پھر کہتے ہین کہ آخری دعا بھی نری خوشامد اور خود غرضی پر مبنی ہے یعنے خدا کرے تم یونہین شیر مارتے رہو اور بہت سے گورنر جنرلون کا خیر مقدم کرنے کے واسطے زندہ رہو"

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

اس دعا میں [illegible] کی دعا میں کوئی فرق نہیں ہوا جبکہ پٹواری کے یہاں شروع سے دعوت، اتنی بڑی [illegible] کا ہوا اور لڈو پیڑے کا منہ کے بعد کہنے لگا:-

"پوت جگ جگ جیو [illegible]"

لیکن ایک حد سے یہ دعا ٹھیک ہی ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کی قسمت میں حکام کی دعوت کے سوا اور لکھا ہی کیا ہے؟

اگر خوشامد پیش نظر نہ ہوتی تو یقیناً ہماری زبان سے خرابی چند سے پیدا اگر [illegible] میں چہ تقدیر کرم پر ندامت کا اظہار ان الفاظ میں ہوتا کہ "نتیجہ پاک از مایوسی نہیں"

عام توقع تو یہ تھی کہ اغراض شکم پروری اور ذہنیت شہزادہ کے رموز اپنی تقریر میں واضح کرکے یہ ظاہر کرتے کہ ہندوستان ہندوستانیوں کا ہے۔ ڈیڑھ سو برس تک ہم انکو اپنے دیے آپ حکومت کرنے کے قابل نہ بنا سکے ہیں اس پر ندامت ہے یہاں اسی غرض کو [illegible] حکومت میں غور رکھو نگا کہ ہندوستان [illegible] میں خدا ترسی پیدا ہو اور وہ اپنے فرائض اچھی طرح انجام دیں۔ بڑھا شکاری ہونا کوئی قابل مدح وصف نہیں ہے۔ اچھا گوڈ بائی۔

راقم:- [illegible] شاہ باقری

مولانا شیخ کی نوشابک

چیمبر آف چیمبر

فیلاڈلفیا [illegible] علم اللغتہ کے ماہرین کو مژدہ ہو کہ ایک نیا مشتق [illegible] دریافت ہوا ہے جسکی اصلاح کسی کتاب کے مطالعہ پر موقوف نہیں بلکہ [illegible] جا سکتا ہے [illegible] لکھنؤ کی [illegible] ہے۔ باقی نگاہ وہ دیکھے گا کہ ایک گنبد نیا تعمیر ہوا ہے۔ اور اسے پوچھنے کی ضرورت بھی نہیں۔ گنبد چیمبر کی شکل دیکھتے ہی ذہن منتقل ہو جائیگا کہ ہو نہ ہو یہ کونسل چیمبر ہے جب تو شاید [illegible] کا تجربہ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں ولایت کے [illegible] سگار [illegible] کا چہرا ہندوستانی شہر سے میں تعمیر کرکے [illegible] بیٹھے۔ صدر [illegible] اور گورنر [illegible] کا تو [illegible] ہو گا۔

ممبر کوئی [illegible] چیمبر [illegible] ہوائی تیزی کو روکے گا اور چور کی جانے سے محفوظ رکھیگا۔ کوئی کونا چھوٹا بھی تو [illegible] منتشر ہوگی۔ [illegible] ہیں گی۔ [illegible] تقریروں کے لئے پائپر اور دیگر [illegible] سے نکلیں گے۔

[illegible] کے بعد کون ہے جو اس سے انکار کرسکتا ہے کہ چیمبر دراصل چیمبر یا چیمبر دراصل [illegible]

بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

سلفر باد [illegible]

وزیر چینی

نکتہ چینی کا [illegible] ہے۔ [illegible] سبزہ چینی کا رنگس خوان ہے۔ عرق چینی [illegible] ہے۔ نا چینی کا [illegible] ہے۔ موچینی کا نگاہبان ہے۔ اسپیشل چینی [illegible] ہے۔ خوشہ چینی [illegible] سب مشکل [illegible] مسٹر عبدالرحیم وزیر صوبہ بنگال کے [illegible] اور نرالا بھی ہے۔ یعنی وزیر چینی۔ بات یہ ہے کہ لارڈ لٹن بنگال کے گورنر نے مسٹر عبدالرحیم کو وزیر بنانے کے بعد حکم دیا ہے

اے عبدالرحیم ساتھ تم میرا دو
سر [illegible] راستہ بتلا دو
تم نے تو غشی کا عہدہ پایا
ہندو بھی کوئی وزیر اپنا سا دو

نکتہ چین کو بال کی کھال نکالنے میں [illegible] [illegible]

[illegible] یا بتیا [illegible] ہے [illegible] پیش [illegible] حاصل کرتے ہیں مگر [illegible] دلال ہے کہ [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] کہیں ناقوس [illegible]
کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا

[illegible] ہندوستانی [illegible] حیثیت [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] وزیر [illegible]
[illegible] ہندو وزیر [illegible]

[illegible] عبدالرحیم [illegible] ہندو اخبار [illegible] ہندوستانی [illegible] یہ وزارت ہے۔

[illegible]

بیگرا [illegible]

[illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

مقوی اعضائے رئیسہ ... [illegible] اعضاء رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں اور بیش ... دیگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف مع توصیف سے اہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ابھی سنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک بے مثل ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ۲۰ خوراک چار روپیہ

مارالحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

یا ... [illegible] ... جسکی شہرت ہندوستان میں ... [illegible] ... تیار کیا گیا ہے ... [illegible] ... سے تیار کی گئی ہے مقوی اعضاء رئیسہ ... [illegible] ... گرم و مشاء کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (ﷲ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک محصول ... مفت

طلائے سیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ... [illegible] ... طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں ... [illegible] ... کی ہو یا کسی وجہ سے ... [illegible] ... کی وجہ سے ... خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ نا امیدوں کی امید ... [illegible] ... شکایتوں میں ... [illegible] ... اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (ﷲ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] ... طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے ... [illegible] ... استعمال کی حالت ... قیمت فی بکس ... پانچ روپیہ (ﷲ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	مینجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلان مفت طلب فرمائیے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ... [illegible] ... ضعیفی دور کرنیکی ترکیب ... [illegible] ... شکایت اور ... [illegible] ... دیگر بیماریوں کا اندیشہ ... [illegible] ... حرکت دیتے ہیں اسکے واسطے کتاب ... تصاویر ہوئی ہیں ... کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیو پاریوں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھر سے ... ورزش ... کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے ... امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ... ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفت دیکھتے ہوئے ... اسکی قیمت صرف ... [illegible]

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت سے ہی فتح

[illegible] ... طاقت ... [illegible]

آتشک نگرہ

[illegible] ... وید شاستری ... [illegible]

ایجنٹ ... اینڈ کو۔ چوک۔ لکھنؤ

کشمیری لذت النسا با تصویر

[illegible]

تعویذ محبت ... [illegible] ... **تعویذ حب** ... [illegible]

دعائے مفید المحبت ... [illegible]

اعجاز زاہدی ... [illegible]

[illegible] ... کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو ... [illegible] ... کا سا اثر کرنے میں قیمت ... سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری ... [illegible] ... قیمت ...

بال سدھا ... [illegible] ... قیمت ...

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ ... [illegible]

سول ایجنٹ ... [illegible] ... لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک جن اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین جو راگونکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ بُرے گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک گانے کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی [illegible] فی جلد محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ